جامع فتوا

مرتبہ

مجاہد ملت حضرت علامہ الحاج مولانا
شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری معینی
بدایونی مدظلہ العالی

معہ تصدیقات علمائے پاکستان و ہندوستان

جس میں

مزارات پر غلاف ڈالنے سماع موتی قبور شریفہ قبب متبرکہ
کی تعمیر و عظمت چراغاں اور ایصال ثواب کرنے پر دلائل
فقہیہ بیان کیئے گئے ہیں

ناشر

آزاد بن حیدر ایم اے

ناظم شعبہ تبلیغ و نشر و اشاعت

مرکزی انجمن تبلیغ الاسلام

۲۱۴ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵

ذخیرہ کتب:۔ محمد احمد ترازی

ازلسان الحسان مولانا یعقوب حسین صاحب ضیاء القادری

حضرت مولانا عبدالحامد عالی وقار
ملت حق اہلسنت کے ہیں مخلص رہنما

آپ سنی قادری عینی معینی شیخ ہیں
ہیں سواد اعظم و دین مبین کے مقتدا

آپ کے جد نے بہادر شاہ کے فرمان پر
اعتقادی مسئلوں پر ایک فتویٰ تھا لکھا

میں نے یہ فتویٰ لکھا ہے اکمل التاریخ میں
سو برس کے بعد پھر وہ عہد سابق آگیا

سعی مولانا سے پھر لکھا گیا فتویٰ جدید
تھی ضرورت جس کی اس دوران میں بے انتہا

عالم اسلام کے کل مفتیان با وقار
متفق جسپر ہیں یہ فتویٰ ہے وہ حق آشنا

کاش اس فتویٰ پہ ہو مکہ مدینہ میں عمل
قبریں اصحاب نبی کی پھر بنیں رب العلا

ہم کو احکام شریعت پر چلا رب کریم
ہوں ہماری سمت رحمت کی نگاہیں اے خدا

بار ور ہو سعی مولانا خدائے مقتدر
کاش ہو ان کو عطا اس سعی پیہم کا صلا

ہے اگر سال طباعت کا تخیل ذہن میں
مجمع اخلاق فتویٰ کہئیے اس کو اے ضیا

۱۳۸۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک ضروری یادداشت

(از الحاج مولانا سید عبدالسلام صاحب قادری باندوی سجادہ نشین سلسلہ عالیہ قادریہ)

جاننے والے جانتے ھیں کہ سابق میں حکومت سعودیہ عربیہ کے بعض نا عاقبت اندیش ملازمین نے مزارات صحابہ و اھلبیت اطہار کیساتھ کیا برتاؤ کیا اور کسطرح عالم اسلام کے جذبات مجروح ھوئے۔

عرصے سے یہ بات بھی دیکھی جارھی ہے کہ حرمین الشریفین میں سرکاری واعظین معمولات و عقائد اھلسنت پر شدید و رکیک حملے کرتے ھوئے اعلانات کرتے ھیں کہ استعانت قبور کو جائز کہنے والے لوگ کافر و مشرک ھیں جن کے پاس شرعاً کوئی دلیل نہیں۔ اس لئے حضرت علامہ مجاھد ملت مولانا شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری بدایونی مدظلہ العالی نے محنت شاقہ فرما کر ایک استفتاء مرتب فرمایا، پاک و ھند کے علمائے کرام نے اس کی تصدیقات و توثیقات فرمائیں زان بعد حضرت علامہ بدایونی نے اپنے چند افراد و احباب کے ساتھ بعد ادائے حج عالم اسلامی کا دورہ فرمایا، مقام مسرت ہے کہ شام، دمشق، مصر، ایران اور عراق کے حضرات علمائے کرام نے اپنی اپنی رائیں ثبت فرمائیں جو عربی و فارسی فتوے کے ساتھ شامل ھیں مطبوعہ فتاویٰ جلالۃ الملک المعظم سلطان السعود والی نجد و حجاز کی خدمت گرامی میں روانہ کئے جائیں گے ان فتاوے میں علمائے اھلسنت نے

اپنے معتقدات کی تائید میں الحمد للہ کافی سے زیادہ دلائل جمع کردئے ھیں۔ کاش علمائے نجد و حجاز ان کا مطالعہ فرما کر صحیح اقدامات فرمائیں۔

بحثیت مسلمان پاک و ھند و عالم اسلامیہ کے مسلمانون کا بھی حرمین الشریفین میں وھی حق ھے جو حکومت حجاز کو حاصل ھے۔ علمائے پاک و ھند حکومت سعودیہ عربیہ کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاھتے۔ لیکن اس کا اونھیں حق ھے کہ ان کے عقائد و مذھبی معاملات میں سعودیہ عربیہ کے افراد مداخلت نہ کریں۔

ھمارے مطالبات

۱ — گنبد خضرائے مقدسہ کے پرانے اور بوسیدہ پردے تبدیل کرکے مصر سے آئے ھوئے پردے و غلاف ڈالے جائیں۔

۲ — بقیع شریف ، احد شریف جنت المعلیٰ میں حضرات صحابہ کرام حضرات اھلبیت عظام اولیائے انام کی منھدم شدہ قبور کو از سرنو پختہ کرکے قبور پر کتبے لگائے جائیں، جس پر ھر بزرگ کا نام و تاریخ وصال درج ھو۔ خصوصا سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ، سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ حضور سیدہ فاطمہ زھرا رضی اللہ عنہا، سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو پختہ کرایا جائے۔ جو حضرات ضریحات لگانا چاھیں انہیں اس کی اجازت ھونی چاھیئے۔

۳ — جو امور و مسائل شریعت مطھرہ سے ثابت ھیں ان کی ممانعت ختم ھونی چاھئے۔

۴ — مسلمانوں کو اس کی عام اجازت ہونی چاہیئے کہ وہ اپنے عقیدے کے مطابق مزارات شریفہ پر حاضر ہوں۔

۵ — حکومت سعودی عربیہ نے جس طرح مسجد نبوی کی توسیع اور حرم کعبہ کی تعمیر و تزئین پر کروڑوں روپیہ خرچ کرکے عالم اسلامیہ کی ہمدردیاں حاصل کیں اسی طرح اس کا یہ بھی فریضہ ہے کہ قبور شریفہ کو پختہ کرائے اگر وہ ایسا نہیں کرسکتی تو پاک و ہند کے افراد کو اجازت دے کہ وہ اپنے اہتمام سے تعمیر کرادیں۔

۶ — حضرات اہلسنت کے معمولات و عقائد میں کسی قسم کی روکاوٹ نہ ہونا چاہیئے۔

۷ — حرمین الشریفین میں واعظین و علمائے حرم کی ان تقاریر کو بند کیا جائے جو وہ کھلے بندوں طبقۂ اہلسنت کے خلاف کرتے ہیں۔

امید ہے کہ ہمارے مخلصانہ مشوروں کو قبول فرمایا جائیگا۔

فقیر عبدالسلام قادری باندوی
سجادہ نشین سلسلۂ عالیہ قادریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ حضور آقائے کونین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ عیلہ‌وسلم آپ کے اصحاب واہلبیت رضوان اللہ علیہم اجمین و صالحین کے مزارات شریفہ پر چادریں ڈالنا یا ضریح بنا کر اس نیت سے رکھنا کہ قبور شریفہ ممتاز رہیں یا ان پر قبے بنانا تاکہ زائرین باطمینان و سکون کلام اللہ شریف یا اوراد و وظائف پڑھ سکیں صحیح ہے یا نہیں اور کیا قبور صالحین کی زیارت کے لئے حاضر ہونا درست ہے یا نہیں ۔ براہ کرم مفصل جواب تحریر فرمائیں ۔

الـــجواب :

الحمد للہ الذی نزل الکتاب ویتولی الصالحین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم سیدنا محمد افضل المرسلین ونورمبین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین :

اما بعد

حضور اکرم صلی اللہ وسلم اور آپ کے اصحاب کبار و حضرات اھلبیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین وشہدا وصلحا اولیاکے مزارات شریفہ پر ضریحات بنانا چادریں ڈالنا چراغاں کرنا قبے بنانا جائزو مستحب اور باعث اجر وثواب ہے ۔

غلاف و ضریح کی غرض یہ ہے کہ لوگ قبروں کا احترام کریں ضریحات سے قبور متعارف و ممتاز ہوں جن سے ہر زائر کو علم ہوجائے کہ یہ قبور صالحین ہیں ۔ مزارات پر قبے بھی اسی لئے تعمیر کئے جاتے ہیں کہ زائرین وہاں بیٹھ کر تلاوت کلام پاک وظائف پڑھیں، قبور شہدا و صلحا پر جا کر ایصال ثواب کرنا حضور

سید عالم صلی اللہ عیلہ وسلم سے ثابت ہے آپ نے اور آپ کے اصحاب و اہلبیت نے زیارت قبور کے لئے بہ کثرت احکام صادر فرمائے اور آن کے زمانے میں قبور پر خیام لگا کر ممتاز کیا گیا۔

مزارات شریفہ پر غلاف و ضریحات ڈالنا اور ان کی زیارت کرنا :

مزارات صلحا وشہدا اتقیاء و اولیا ؛ پر غلاف وضریحات کی غرض صاحب قبر کی عظمت اور قبر کی توقیر ہے نیز ان قبور شریفہ کو ممتاز کیا جاتا ہے تا کہ زائرین حاضر ہو کر ایصال ثواب کرسکیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل زیر نظر رکھنا چاہئیے :

میت کو ایصال ثواب اور سماع موتی :

عن عباد بن ابی صالح ان رسول اللہ صلی اللہ عیلہ وسلم کان یأتی قبور الشہداء باحد علی رأس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار وقال وجاءھا ابوبکر ثم عمر ثم عثمان فلما قدم معاویۃ بن سفیان حاجاً جاء ھم قال وما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ واجہ الشعب قال سلام علیکم بما صبرتم فنعم اجر العاملین۔۔

عباد بن ابی صالح سے روایت ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال کے شروع میں شہدائے احد کی قبور کی زیارت کے لئے تشریف لایا کرتے تھے راوی نے کہا حضور کے بعد ابوبکر صدیق رض پھر حضرت عمر رض اور حضرت عثمان رض نے بھی ایسا ہی کیا جب حضرت معاویہ رض بن سفیان حج کے لئے تشریف لائے راوی نے

(رواه بن شيبة وفا الوفاء)

کہا جسوقت حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کے سامنے تشریف لاتے تو سلام علیکم فنعم اجر العاملین فرماتے۔

مردے سنتے اور پہچانتے ہیں:

عن ابن عباس رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ماالمیت فی قبره الاشبه الغريق المتغوث ينتظر دعوة من اب وام اوصديق ثقة فاذالحقته كان احب اليه من الدنيا ومافيها لان عزوجل ليدخل على اهل القبور من دعاء اهل الدنيا امثال الجبال وان هدية الاحياء للاموات الاستغفار لهم والصدقة عنهم .

(رواه الديلمی فی مسند الفردوس)

حضرت بن عباس سے مروی ہے اونھوں نے حضور پاک سے روایت فرمایا حضور نے ارشاد فرمایا نہیں ہے مردہ اپنی قبر میں مگر مثل ڈوبنے والے کے طالب فریاد رس ہے انتظار کرتا ہے۔ باپ، ماں یا دوست کی دعا کا تو جب دعاء اسے پہنچتی ہے تو اوسے دنیا ومافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اس لئے کہ اللہ تعالی دنیا والوں کی دعاء سے اہل قبور پر پہاڑ جیسے خیر و برکت اور انوار داخل کرتا ہے اور بیشک مردوں کے لئے زندوں کا تحفہ اون کے لئے مغفرت چاہنا اور صدقہ دینا ہے۔

۱۔ عن ابن عباس رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مامن احد

حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے حضور نے فرمایا نہیں گذرتا

یمر بقبر اخیه المومن کان لیعرفه فسلم علیه الاعرفه وردعلیه السلام.
(وفاء الوفاء)

کوئی شخص اپنے بھائی کی قبر پر مگر وہ اسے پہچانتا ھے اور جب سلام کیا جائے تو پہچان کر جواب سلام دیتا ھے۔

۲ - ان المیت لیسمع قرع نعالهم اذا نصرفوا (رواہ مسلم)

اور جب لوگ دفن کرکے واپس ہوتے ھیں تو وہ جوتیوں کی آواز سنتا ھے :

مذکورہ بالا احادیث شریفہ سے حضرات اولیائے کرام صلحا واتقیائے عظام کی ارواح طیبات کا ادراک و شعور ھونا ثابت ھوا نیز یہ بھی معلوم ھوگیا کہ انہیں زائرین کی حاضری کا علم ھوتا اور ایصال ثواب سے مسرت حاصل ھوتی ھے۔

قبور پر گنبد بنانا مزارات پر خیام و ضریحات لگانے کا بھی یہی منشاء ھے کہ قبور ممتاز ھوں اور زائرین باطمینان و سکون ایصال ثواب کرسکیں۔

۱ - مات الحکم بن العاص فی خلافة عثمان فضرب فی عهد عمر علی زینب بنت جحش فسطاس نهل رائیتم عاباً ذلک.
(اصحابه فی اهل الصحابه)

حضرت سیدنا عثمان غنی رض عنه کی خلافت کے زمانے میں حکم بن العاص کا انتقال ھوا ان کی قبر پر گرمی میں خیمہ لگایا گیا تو لوگوں نے اس کے متعلق کچھ کلام کیا حضرت عثمان غنی رض نے فرمایا توکیا تم نے کسی کو دیکھا تھا کہ اس پر اعتراض کیا یا کسی عیب لگانے والے نے اس پر عیب لگایا۔

۲ ۔ لما مات عثمان بن مظعون اخرج بجنازة فدفن امر النبی صلی اللہ علیه وسلم رجلاً ان یاتیه لحجر فلم یستطع حمله فقام الیها رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم و حسرعن ذراعیه قال المطلب قال الذی یخبرنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کانی انظر الی بیاض ذراعی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حین حسر منها ثم حملها فوضعها عند رأسه فقال اعلم بها قبر اخی وادفن الیه من مات اهلی.
(رواہ ابو داؤد ص ۱۰۵ جلد دوئم)

۲۔ جب حضرت عثمان بن مظعون نے وفات پائی اور انہیں دفن کیا گیا تو حضور نبی کریم علیه الصلوۃ والتسلیم نے ایک پتھر لانے کا حکم فرمایا مگر وہ صحابی بھاری ہونے کی وجہ سے اٹھا نہ سکے تب آپ خود تشریف لے گئے آپ نے آستینیں چڑھالیں راوی نے کہا جب آپنے کلائیوں سے کپڑا اٹھایا توگویا میں آپ کی کلائیوں کی سفیدی دیکھتا ہوں پھر آپ نے اس پتھر کو اٹھا کر حضرت عثمان بن مظعون کے سر کے قریب رکھدیا اور فرمایا اس پتھر سے اپنے بھائی کی قبر کا نشان کرتا ہوں اور میرے اهل میں جو وفات پائیگا اس کے پاس دفن کروں گا۔

۳ ۔ علامہ عینی عمدۃ القاری میں تحریر فرماتے ہیں:

وضرب عمر رض قبر زینب بنت جحش.

۳ ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زینب بنت جحش کی قبر پر خیمه لگایا ۔

۴ ۔ وضرب محمد بن الحنفیة علی قبر ابن عباس :

۴ ۔ محمد بن حنفیه نے حضرت بن عباس کے مزار پر خیمه نصب فرمایا۔

۵ ۔ تفسیر روح البیان میں ہے :

قبنا" القباب علی قبور هم امر جائز ما کان القصد بذلک التعظیم فی اعین العامة ولا تحقروا صاحب القبر .

۵ ۔ اولیا وصلحا کی قبروں پر قبے بنانا چادریں و عمامے کپڑوں کا ڈالنا جبکہ اس سے مقصود عوام کی نگاهوں میں اهل قبور کی تعظیم اور صاحب قبر کی تحقیر نه هو جائز هے ۔

علامه محقق ابن عمام صاحب فتح القدیر فرماتے هیں :

۱ ۔ الاتفاق علی حرمة مسلم میة کحرمته حیاً .

۱ ۔ یه امر متفق علیه هے که مرده مسلمانوں کی عزت زنده کی طرح کی جاتی هے ۔

۲ ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے ابن شیبه روایت فرماتے هیں :

اذی المؤمن فی موته کا ذاه فی حیاته .

۲ ۔ مومن کو مرنے کے بعد اذیت دینا ایسا هے جیسے آسے زندگی میں اذیت پهنچائی ۔

۳ ۔ حضور انور صلی اللہ علیه وسلم نے میت کو اذیت پهچانے سے منع فرمایا ، حضرت عماره بن حزم سے مروی هے ۔

رآنی جالساً علی قبر فقال یا صاحب القبر انزل لا توذ صاحب القبر ولا یوذیک .

اے قبر پر بیٹھنے والے قبر سے اتر اور صاحب قبر کو ایذا نه پهنچا نه وه تجھے ایذا پهنچائے ۔

اس حدیث سے دو باتیں معلوم هوئیں ایک یه که صاحب قبر کو ایذا نه پهنچانی چاهئے ، دوسرے یه که صاحب قبر بهی اذیت پهنچا سکتا هے ۔ احادیث شریفه اقوال صحابه و علما' اتقیا سے یه بات بدرجه' اتم محقق هے که اهل قبور کو شعور و ادراک هوتا هے ۔ وه سلام کا جواب دیتے هیں ، تلاوت کلام پاک سے انهیں مسرت حاصل هوتی هے

ان کے لئے ایصال ثواب کرنا دین دنیا کی بڑی نعمت ہے۔ وہ دفن کے بعد واپس جانے والوں کی جوتیوں کی آواز سنتے ہیں، شہدائے کرام کے لئے قرآن پاک نے فرمایا انہیں مردہ نہ کہو وہ زندہ ہیں۔ تم نہیں جانتے وہ خدا کے پاس سے رزق پاتے ہیں۔ خصوصاً انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا مرتبہ شہدا اور غیرانبیا سے کہیں زیادہ افضل ہے وہ بدرجہ اتم حیات و افضل ہیں۔ ایک جگہ حدیث میں وارد ہے۔

ان اللہ تعالی حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء عن ابو درداء ابن قیم صفحہ ۳۷

بیشک اللہ تعالی نے زمین پر انبیائے کرام کے جسد کا کھانا حرام کردیا۔

حضرات ائمہ و فقہا مجتہدین کے بعض اقوال شریفہ غلاف و چادر وغیرہ ڈالنے کے بارے میں :

حضرات ائمہ کرام و مجتہدین عظام نے غلاف کعبہ سے استناد فرماتے ہوئے مزارات پر چادریں غلاف و ضریحات ڈالنے کو جائز ٹھہرایا چنانچہ تنقیح الفتاوے الحامدیہ میں علامہ محمد بن عابدین نے کشف النور عن اصحاب القبور۔ مصنفہ علامہ نابلسی قدس سرہ سے نقل فرمایا :

۱ - انکان القصد بذلک التعظیم فی اعین العامة حتے لایحتقروا صاحب ھذا القبر الذی وضعت علیه الشیاب والعمائم و جلب الخشوع والادب لقلوب الغافلین الزائرین لان قلوبھم فاخرہ عندالحضور فی التادب بین یدی اولیاء اللہ تعالی المدفونین فی تلک القبور کما ذکرنا من حضور روحانیتھم المبار که عند قبورھم

۱ - یعنی اگر چادر وغیرہ ڈالنے سے عوام کی نگاہ میں مزارات اولیائے کرام کی عظمت پیدا کرنا ہوتا کہ جس مزار پر کپڑے عمامے رکھے جائیں اس کو ولی کا مزار جان کر اس کی تحقیر سے باز آئیں اس لئے کہ زیارت کرنے والے غافلوں کے دلوں میں خشوع و ادب پیدا ہو

فهوامر جائز لاینبغی النهی عنه لان الاعمال بالنیات ولکل امرءٍ مانواے۔

کیونکه مزارات اولیا' کی حاضری کے وقت ان کے دل ادب کے لئے تابعدار نہیں ہوتے ، ہم بیان کرچکے ہیں که مزارات کے پاس اولیائے کرام کی روحیں حاضرهوتی ہیں تو اس نیت سے چادریں وغیرہ ڈالنا جائز ہےجس سے ممانعت نه کرنا چاهیئے اس لئیے کہ اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئیے اوس کی نیت پر بدله ہے۔

۲۔ صاحب ردالمختار فرماتے ہیں :

ولکن نقول الآن اذا قصدبه التعظیم فی عیون العامة کے لا یحتقروا صاحب القبر و لجلب الخشوع والادب الغافلین الزائرین فهوجائز .

۲۔ لیکن اسوقت ہم یه کہتے ہیں که اگر چادر وغیرہ ڈالنے سے عوام کی نگاہوں میں مزارات کی عظمت پیدا کرنا ہو که وہ صاحب قبر کی تحقیر نه کریں اور غافلوں کے دلوں میں خشوع و ادب پیدا ہو تو جائز ہے۔

حضرت ملا علی قاری رحمةالله الباری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں :

۳۔ قداباح السلف البنا' علیٰ قبر المشائخ والعلما' المشهورین لیزور هم الناس ولیستریحو بالجلوس فیه .

۳ ۔ اسلاف کبارنے مشائخ و علما' کی قبور پر بنا کو جائز رکھا ہے تاکه لوگ زیارت کریں اور وہاں بیٹھکر استراحت کریں ۔

مزارات پر چراغان کرنا :

خانقاہوں مزارات پر روشنی کرنا درست ہے تاکہ زائرین آرام و سکون کے ساتھ قرآن خوانی کرسکیں۔ حضرات علمائے متقدین نے حضرت تمیم داری صحابی رضی اللہ عنہ کے اس فعل سے سند لی ہے۔ علامہ عسقلانی فتح الباری شرح بخاری میں فرماتے ہیں۔

۱۔ وکان التمیم الداری من افاضل الصحابه وله مناقب وهو اول من اسرج المسجد.

۱۔ حضرت تمیم داری افاضل صحابہ میں ہیں جن کے بہت سے مناقب ہیں آپ وہ پہلے صحابی ہیں جنہوں نے مسجد نبوی میں چراغاں کیا انہیں

حضرت تمیم داری کے متعلق اسد الغابہ فی معراج الصحابۃ کے صفحہ ۲۶۲ پر جو عبارت درج ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہا سراج غلام تمیم داری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہم حاضر ہوئے ہم سب تمیم داری کے پانچ غلام تھے میرے آقا نے مجھے حکم دیا تو میں نے مسجد نبوی کو زیتون کے تیل سے چراغ جلا کر منور کردیا اس سے پہلے مسجد نبوی میں خورمہ کی لکڑی جلا کرتی تھی، حضور نے فرمایا تمہارا نام کیا ہے، میں نے عرض کیا فتح فرمایا نہیں اس کا نام سراج ہے۔

عارف باللہ حضرت عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا واما اذا کان موضع القبور مسجداً اوکان قبرولی من الاولیاء وعالم من المحققین تعظیماً لروحه المشرفة علی تراب جسده

قبرستانوں میں چراغوں کے جلانے کی ممانعت صرف اس صورت میں ہے کہ بالکل نفع سے خالی ہو ورنہ اگر وہاں مسجد ہے یا گذرگاہ ہے یا کوئی بیٹھتا ہے یا

كاشراق الشمس على الارض اعلاماً للناس انه ولى ليتبركوا اويدعو الله تعالى عنده فيستجاب لهم فهوامر جائز لا منع منه والاعمال بالنيات.
(حديقهٔ ندیه)

کسی عالم و ولی و محقق کا مزار ہو اس کی روح مبارک اپنا پرتو ڈالتی ہے جیسے زمین پر آفتاب اس کی تعظیم کے لئے چراغاں کیا جائے تا کہ لوگ جانیں کہ یہ ولی اللہ کا مزار ہے اس سے برکت حاصل کریں اور اس کے پاس اللہ تعالی سے دعا مانگیں تاکہ ان کی دعا قبول ہو تو یہ جائز ہے جس کی ہرگز ممانعت نہیں ہر کام کا دارو مدار نیت پر ہے۔

مذکورۂ بالا اقوال شریفہ سے امور مستفسرہ کی ایک حد تک وضاحت ہوگئی اس سے زیادہ کے لئے کتب شریفہ میں تفصیلات موجود ہیں پس صلحا اتقیا کی زیارت کرنا۔ انہیں شعور و ادارک ہونا اون کی قبور کا احترام و اعزاز کرنا ثابت الاصل ہے۔ اور ان کی قبروں پر غلاف ڈالنا ضریح بنانا صحیح ہے۔ حضرات اہلسنت کے مشاہیر علماء و صوفیا نے ہر ایک عنوان پر تفصیلی رسائل تحریر فرمادئے ہیں یہ فتوے مختلف مسائل پر مختصراً قلم بند کیا گیا ہے اور اس کے اندر دلائل بھی اختصار ہی سے درج کیے گئے ہیں۔

العبدالفقير المجيب الحقير محمد عبدالحامد القادری المعینی البدایونی

تصدیقات علماء کراچی:

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ عیلہ وسلم :

حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی کا جواب حق وصواب ہے قبور اولیا کا احترام ان کی عظمت کے اعتبار کے لئے چادر و غلاف ڈالنا زائرین کے آرام کے لئے قبے بنانا شرعاً مستحب ہے۔

واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم واحکم (محمد عمر النعیمی)

حضرت مولانا شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری مدظلہ کا یہ جواب حق و ثواب ہے بزرگان دین کے قبروں کی زیارت کرنا موجب برکت ہے اور ان کے مزارات کو ممتاز کرنا تمام دیار و امصار اسلامی میں اچھا سمجھا جاتا ہے۔ وما رآہ المسلمون حسناً فھو عند اللہ حسن واللہ تعالی اعلم ،

(فقیر عبدالمصطفی ازہری غفرلہ شیخ الحدیث، دارالعلوم امجدیہ کراچی)۔

الجـــواب صحیح :

محمد مظفر احمد غفرلہ دارالافتاء والقضاء فریرروڈ کراچی

رضاءالمصطفی ، خطیب نیو میمن مسجد

فقیر ناصر جلالی ۔ محمد حسن حقانی ، خطیب مکرانی مسجد۔

حکیم مقصود حسن قادری رضوی پیلی بھیتی ۔

محمد شفیع غفرلہ اوکاڑوی ، خطیب عیدگاہ۔

فقیر ضیاء القادری

فقیر غلام قادر کشمیری ۔

جمیل احمد النعیمی خطیب صرافہ مسجد

المجیب مصیب

شاہ احمد النورانی صدیقی القادری

فقیر عبدالسلام قادری سجادہ نشین

سید نور الاسلام قادری

فقیر شاہ امیر احمد واعظ قادری جودھپوری

فقیر محمد شریف

محبوب رضا خطیب کھوری گارڈن

محمد محسن فقیہ الشافعی

سید شجاعت علی خطیب ناظم آباد۔

تصدیقات علمائے حیدرآباد سندہ، شہدادپور و سکھر

حضرات اولیاء کرام و علمائے عظام مذکورات مندرجہ بالا سے متفق اور اس پر عامل ہیں اون کے پاس دلائل واثبات کے لئے کافی مواد موجود ہے۔ میرا اصول یہ ہے کہ میں مزارات بزرگان طریقت پر حاضری دیتا اور بعض سے استفادہ کرتا ہوں (صبغتہ اللہ 'پیر ایرانی')

ھذا ھوالحق والحق احق ان یتبع: (العبد الضعیف فقیر محمد عبدالحمید قادری بریلوی عفی عنہ خطیب میمن مسجد شہدادپور)

علماء ضلع سکھر و پیر گوٹھ:

باسمہ تعالی شانہ نحدہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ الکریم و علی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین:

اما بعد

ایک تازہ فتوے مرتبہ حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی صدر مرکزی انجمن تبلیغ الاسلام کراچی، نظر سے گذرا

جس میں واضح کیا گیا ہے کہ مقربین بارگاہ احدیت کے مزارات پر بغرض امتیاز و شرعی تعظیم قبب وغیرہ عمارات قائم کرنا بلاشبہ مسنون ومستحسن فعل ہے، ، تاکہ ان کے مخلص و معتقدین اطمینان و آرام کے ساتھ قرآن خوانی یا تسبیح و تحلیل وغیرہ اذکار الاھیہ ادا کرکے ایصال ثواب کا شرف حاصل کرسکیں ۔ اور دنیا دیکھے اور عزت حاصل کرے۔ کہ صحیح معنوں میں خدا پرست اور خدا تعالی کی طرف بلانے والے حضرات کا مقام کتنا بلند و ممتاز ہوتا ہے۔ جیسا کہ سورہٗ جاشیہ میں قرآن مجید نے مجرمین و منکرین کو نہایت وضاحت سے تنبیہ فرمائی ،، ام حسب الذین اجتر حوالسئیات ان نجعلھم کالذین آمنوا و عملو الصلحت سوآء محیا ھم ومما تھم سا ٗ مایحکمون سورہٗ جاشیہ پارہ ۰ رکوع ۱۸) ،، کیا جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کی زندگی و موت ان کی برابرہوجائے کیا ہی برا فیصلہ کرتے ہیں ۔

یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ محبوبان الہی جل شانہ کی زندگی بھی ممتاز ہے او ممات بھی ممتاز ہے ۔

زندہ جاوید ہیں سوز محبت کے قتیل
یہ شرر ٹھنڈے نہیں ہوتے ہیں بجھ جانے کے بعد

امتیازی شان ظاہر کرنے کے لئے خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام اور تابعین عظام نے مزارات مقدسہ پر عمارات تعمیر کرائیں۔ خیمے لگوائے جیسا کہ فتوئے مذکورہ میں درج ہے اور مزید یہ کہ صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۲۸۶ باب قبر النبی صلی اللہ عیلہ وسلم میں ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنی گورنری کے وقت جو ولید بن عبدالملک کے زمانے میں تھے، حضور انور علیہ الصلوۃ و سلام کے روضہٗ مقدسہ کی دیوارین از سرنو تعمیر کرائیں جب کہ حضرت فاروق

اعظم رض کی تعمیر کردہ دیواریں گر پڑیں جو کچی اینٹوں کی تھیں
" لما سقط علیهم الحائط فی زمن الولید بن عبدالملک اخذوا فی بنائه -
(الحدیث)

اس کے تحت امام محدث علامه بدرالدین محمود عینی نے تحریر فرمایا اول من " بنی جداراً عمر بن الخطاب "- اور علامه نور الدین علی سمهودی متوفی ۱۰۱۱ ھ خلاصة الوفا مطبوعه قاهره صه ۱۹۶ فصل " فیما یتعلق بالحجرة المنیفة " میں تصریح فرماتے هیں که " لم یکن علی عهد النبی صلی الله عیله وسلم حائطاً فکان اول من بنے علیه جداراً عمر بن الخطاب رض یعنی روضئه نبوی کی پهلی دیواریں حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه نے تعمیر کرائیں اور مزارات پر تعمیر عمارات شان نبوت و رسالت سے مخصوص نهیں کیونکه حضرات شیخین کے مزارات بھی اسی روضهٔ مقدسه میں هیں -

روضئه مقدسه و کعبه معظمه پر زائرین کا احترام کے ساتھ نظر جمائے رکھنا ایک بابرکت قربت هے جیسا که خلاصة الوفا مطبوعه قاهره صفحه ۹۰ میں هے " ویدام النظر الی الحجرة الشریفة فانه عبادة قیاساً علی الکعبه فاذاکان خارج المسجد ادام النظر الی قبتهامع المهابة والحضور انتهی " -

یعنی هر زائر کا خلوص قلب اور ادب سے حجرهٔ شریفه کی طرف همیشه نظر کرنا ایک قربت هے اسے کعبه پر قیاس کیا گیا هے- پھر اگر زائر مسجد نبوی سے باهر هے تو گنبد خضرا کی طرف نظر رکھے اور کیوں نه هو که جس مزار کو حضور انور عیله الصلوة والسلام کے جسم اقدس سے مس هونے کا شرف حاصل هے کعبهٔ معظمه اور عرش سے رتبے میں بڑھکر هے جیسا که درمختار اور ردالمختار میں تصریح هے - " ماضم اعضائه علیه الصلوة والسلام فانه افضل مطلقاً حتی من الکعبه والعرش

والکرسی انتھے ،، (جلد ۱ صفحہ ۱۷۸ آخر کتاب الحج)

یعنی جو جگہ حضور انور علیہ الصلوۃ والسلام کے بدن مبارک سے ملی ہوئی ہے وہ بہرحال سب سے افضل و اعلیٰ ہے اور وہ کعبۂ معظمہ عرش و کرسی سے بھی افضل ہے ۔ علامہ شامی تشریح فرماتے ہیں:

''قال فی اللباب والخلاف فیما عدا موضع القبرالمقدس فماضم اعضائہ الشریفۃ فھو افضل بقاع الارض بالاجماع ،، ۔

یعنی مزار شریفہ کے علاوہ دوسرے مقامات کی افضلیت میں اختلاف ہے کیونکہ جو مقام اعضائے شریفہ سے متصل ہے وہ تو اجماعاً ساری زمین سے افضل ہے ہی ۔ ''وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدالمرسلین و خاتم النبین محمد و آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین حررہ محمد صاحب داد خاں غفرلہ رب العباد جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ

الجـــواب صحیح :

فقیر محمد صالح خطیب جامع مسجد درگاہ شریفہ پیر گوٹھ ضلع سکھر

الجـــواب صحیح :

الفقیر عبدالصمد غفرلہ اوحد

الجـــواب صحیح :

کریم بخش مدرس جامعہ راشدیہ ۔

تصدیقات علمائے بلوچستان :

مذکورۂ بالا جوابات حضرت علامہ بدایونی مدظلہ عالی صحیح و درست ہیں ۔ صحیح عقیدہ قرآن و حدیث کی روشنی میں وہی ہے جو حضرت مجیب اول نے تحریر فرمایا ''خداوند تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایمان کی حلاوت و روشنی عطا فرمائے آمین ،،۔ سید عبدالرزاق بخاری خطیب جامع مسجد پیر بخاری کوئٹہ ۔

الجـــواب صحیح :

سید اللہ رکھا خطیب جامع مسجد ۔ میاں محمد اسماعیل اسلام آباد کوئٹہ ۔ اطہرالقادری عفی عنہ ۔ میر افضل کوٹلوی ۔ طاہر القادری ۔ سید عبدالولی خطیب مسجد حنفیہ سبی ۔ محمد اسماعیل سبی ۔

تصدیقات حضرات علمائے کرام ریاست بھاول پور :

الجـــواب صحیح

گل محمد قادری خطیب جامع مسجد، فقیر سیدعلی اکبر بخاری خطیب جامع مسجد، فقیر محمد نواز مفتی و صدر المدرس مہتمم دارالعلوم جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خاں، علی بخش مدرس مدرسہ جامعہ رضویـہ ، غلام قادر امام مسجد ، خواجگان ، محمد مہر اللہ افغانی ، عبدالکریم مدرس جامعہ رضویـہ ۔ فقیر غلام قادر امام مسجد مدنی ، فقیر محمد اللہ امام عیدگاہ ، احمد حسن خطیب عباسی مسجد ، قاری ابوحسن خطیب ۔

تصدیقات علمائے ڈیرہ غازی خاں :

قداصاب فیما اجاب :

فقیر غلام جھانیاں مفتی و صدر المدرس دارالعلوم معینیہ جامع مسجد ڈیرہ غازی خاں ۔

الجـــواب صحیح والمجیب نجیح :

فقیر کریم اللہ عفی عنہ مدرس ۔ احمد یار عفی عنہ نائب مدرس ۔ عبدالنبی المختار فقیر حافظ اللہ یار فریدی مدرس مدرسہ معینیہ ۔

الجـــواب صحیح :

فقیر غلام حیدر عفی عنہ ۔

حضرت علامـہ مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی کا جواب بلا ریب حق و صواب ہے بزرگان دین کے مزاراتِ پُر انوار پر قبے

تعمیر کرنا غلاف چڑھانا بزرگان دین کی سنت ہے۔ اور حضور سیدنا یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی ماراہ المومنون حسناً فھو عند اللہ حسن کے مطابق ہے۔ زیارت بزرگان دین آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت قولی و فعلی ہے۔

انہ یاتی علی قبور الشھداء فیقول سلام علیکم بماصبرتم فنعم عقبی الدار والخلفاء الاربعۃ ھکذایفعلون۔

خلاصہ بزرگان دین کے مزارات پر حاضری دینا سنت قولی و فعلی ہے اور روضہ جات وغیرہ بنانا مؤمنین و صالحین کا فعل ہے۔ جس کی تائید میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث وارد ہے " ھذا ما عندی والعلم عند اللہ "

احمد حسن قریشی مفتی و خطیب مرکزی جامع مسجد ڈیرہ غازی خان۔

تصدیقات علمائے ملتان و سیال کوٹ و تونسہ شریف :

ھذا ھوالحق والحق احق بالا تباع ان ھذا لھوالحق المبین :

سید مسعود علی قادری مفتی مدرسہ انوارالعلوم

الفقیر السید احمد سعید کاظمی مہتمم وشیخ الحدیث

الجواب صحیح — الجواب صحیح

امیرعلی خان گیاوی مدرس و مفتی — عبدالکریم مدرس انوار العلوم

الجواب صحیح

فقیر غلام مصطفی مدرس مدرسہ انوارالعلوم۔ محمد جان عالم۔

فقیر سید سعادت علی مدرس مدرسہ انوارالعلوم۔

فالحق لاتجاوز عن ھذا الجواب کذا فی الطحاوی شریف :

الجواب صحیح — الجواب صحیح

محمد جان مدرس انوار العلوم۔ — فقیر محمود مدیدی مدرس انوار العلوم

الجواب صحیح

محمد منظور احمد خاں مدرس حامد علی خان نقشبندی مجددی ۔

الجواب ھوالصواب

سید حیدر حسین شاہ (علی پور سیداں ضلع سیال کوٹ)

جزاہ اللہ خیراً من کتب ھذا الجواب بالصواب :

غلام نظام الدین محمود سلیمانی (سجادہ نشین تونسہ شریف)

غلام فخرالدین نظامی غلام محی الدین ۔

تصدیقات علمائے لاہور و گجرات و سرگودھا :

بلا شبہ مزارات مقدسہ کی تعظیم و احترام ہر مسلمان پر واجب اور تقوی القلوب کی علامت ہے ۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے ''و من یعظم شعائراللہ فانھا من تقوی القلوب،، :

مخدوم فاضل حضرت علامہ اجل محقق مجیب مدقق مجیب کے جوابات حق و صواب ہیں ۔ انی مصدق لذلک

محمد حسین نعیمی مہتمم دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور۔

الجواب صحیح المجیب مصیب

قاری غلام رسول جامعہ نعیمیہ لاہور، غلام معین الدین نعیمی غفرلہ، محمد یوسف خطیب مسجد شاہ غوث ۔ محمد اسماعیل ۔ محمد فاروق سیالوی خطیب جامع مسجد، سید طالب حسین شاہ نقشبندی خطیب جامع مسجد مغل پورہ لاہور، قاری عبدالحمید قادری ۔ سید محمد اشرف کاظمی خطیب جامع مسجد مدرس انجمن نعمانیہ ۔

ھذا ھو الحق والحق احق ان یتبع :

ارشد پناھوی القادری خطیب جامع مسجد و ناظم اعلی اسلامی اکاڈیمی۔

الحمد للہ الولی الماجد والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد الحامد و علی آلہ و صحبہ و ابنہ الغوث الاعظم شیخ الاماجد و بعد فقدطالعت ھذہ

العجالة النافعة اللتی الفہا العلامة المجاهد الحاج الشاہ محمد عبدالحامد القادری البدایونی فوجد تہا موافقة للحق والصواب و ﷲ علی ما اقول شهید:
محمد اعجاز رضوی خادم العلم فی الجامعة النعیمیه لاہور۔

من اجاب فقد اجاب
احمد حسن خطیب عیدگاہ گجرات

الجواب صحیح وصواب و المجیب اللبیب مصیب ومشاب
محمد سعید احمد خاں نقشبندی مدرس نعمانیه لاہور
فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد غفرله ناظم ومفتی حزب الاحناف لاہور۔

الجـــواب صحیح
فقیر عزیز احمد القادری مفتی و خطیب عیدگاہ۔

الجـــواب صحیح
محمد مختار اشرفی گجرات

المجیب مصیب۔ سید محمود احمد رضوی

المجیب مصیب
فقیر غلام قادر اشرفی خطیب

الجواب صحیح
سید احمد شاہ مدرس خدام الصوفیا

الجـــواب صحیح
پیر زادہ سید حامد علی شاہ خطیب سرگودھا

حصول برکت و قبولیت دعا وغیرہ مصالح خیر کی نیت سے قبور صلحا پر حاضری نه صرف جائز بلکه مستحب ہے حضرت امام شافعی رضی اللہ عنه نے اپنایه فعل حضرت امام اعظم رضی اللہ عنه کی قبر شریفه کے ساتھ صریحاً بیان کردیا ہے۔ '' کما قال الشامی اللہ و رسوله اعلم موسیٰ محمد،، قادری خطیب جامع حسن آباد۔

فقیر محمد خطیب جامع مسجد مسلم پارک لاہور۔ عبدالغفور خطیب۔ محمد اللہ دتا خطیب جامع مسجد حنفیه۔ احمد علی قصوری خطیب جامع مسجد قلعه گوجر سنگه۔ نور محمد خطیب جامع مسجد گورنر ہاؤس۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین شرق پور شریف۔

تصدیقات علمائے لائل پور:

الجـــواب صحیح

فقیر محمد معین الدین شافعی غفرلہ خادم جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائلپور۔
ابوالحبیب محمد ابراہیم رضوی غفرلہ۔

لاریب فیہ من اجاب الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب و مثاب واللہ تعالی ورسولہ الاعلی اعلم محمد قاسم قادری فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہ خادم دارالافتا جامع رضویہ لائلپور۔

تصدیقات علمائے منٹگمری:

الجـــواب صحیح — المجیب مصیب

ابوالخیر محمد نور اللہ دارالعلوم حنفیہ — ابوالضیا محمد یار صدر المدرس محمد صدیق مہتمم۔

صح الجـــواب

محمد رمضان نوری مدرس۔ ابوالبقا محمد حبیب اللہ مدرس۔ محمد نصراللہ مدرس ہاشم علی نوری۔ عبدالرسول، سید محمد اشرف البخاری دارالافتاء۔

علمائے گوجرانوالہ:

حضرت علامہ بدایونی کا ترتیب دیا ہوا جواب حق و صواب ہے ہم لوگ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

محمد شریف خطیب جامع مسجد کرشنا نگر — محمد اسحق محمد شریف خطیب جامع مسجد نور۔

علمائے آزاد کشمیر:

محمد امین الدین قریشی عبدالکریم عفی عنہ ضلع میرپور آزاد کشمیر۔
الحاج بلور جمیر خطیب آزاد کشمیر

ہم سب لوگ حضرت مولانا بدایونی صاحب مدظلہ کے فتوے کی تصدیقات کرتے ہیں۔

علمائے راولپنڈی :

محمد عارف اللہ قادری مہتمم دارالعلوم احسن المدارس۔ محمد اکرام۔
خادم العلماء محمد اسرار الحق مہتمم مدرسہ اسرارالعلوم
سید ابوتراب محمد قاسم شاہ خطیب جامع مسجد

حکیم ولی حسین خطیب نورانی مسجد　　حافظ عبدالغفور غفرلہ
ابوالخیر حسین الدین　　صوفی غلام محمد نقشبندی
حافظ تاج محمد قادری　　محمد حاجی فضل الٰہی
محمد نعمان مدرس احسن المدارس　　محمد روشن جامع مسجد رحمانی

تصدیقات علمائے پشاور :

سید محمد امیر شاہ سجادہ نشین درگاہ عالیہ۔ گل محمد خطیب جامع مسجد غوثیہ۔ حافظ فضل محمود خطیب جامع مسجد نمک منڈی۔ سید مبارک شاہ گیلانی۔ گل فقیر احمد خطیب جامع مسجد۔ محمد فضل اللہ۔ محمد فضل الرحمن خطیب مسجد قوت الاسلام۔

تصدیقات علمائے مشرقی پاکستان :

ہم لوگ حضرت مولانا بدایونی کے مرتب کردہ فتوے کی تصدیق کرتے ہیں۔

تصدیقات علمائے کھلنا :

محمد محی الدین مدرسہ رضائے مصطفیٰ۔ محمد عبدالاحد پیش امام مسجد فضل کریم مصری۔ محمد عبدالوھاب۔ محمد علیم الدین مرشدآبادی۔ منیر احمد خطیب۔ محمد اسلام غفرلہ۔ احمد کبیر مدرس سالم پور۔ علاؤالدین ضلع ٹپارہ۔ محمد مظفر احمد مدرس مدرسہ۔ محمد خورشید عالم مدرس مدرسہ خیریہ

تصدیقات علمائے چاٹگام :

محمد فرقان محدث مدرسہ عالیہ چاٹگام۔ محمد نذیر احمد مدرس مدرسہ

سبحانیہ ۔ جمال الدین احمد محمد شمس الدین مدرس مدرسہ سبحانیہ ۔ محمد مقبول احمد فاروق مدرس ۔ علی اکبر مدرس مدرسہ سبحانیہ ۔ محمدیونس مدرس مدرسہ سبحانیہ ۔ محمد عبدالمعبود مہتمم مدرسہ ۔ سید محمد شمس الاسلام کاظمی ۔ محمد صابر احمد مدرس ۔ محمد ابوبکر صدیق مدرس مدرسہ عالیہ ۔ سید محمد عزیزالحق القادری شیر بنگال ۔ محمد صدیق احمد ۔ سید شمس الہدے ۔ محمد الطاف الرحمن ۔ محمد مصطفی غفرلہ ۔ محمد ادریس مہتمم مدرسہ ۔ محمد فیض احمد خطیب چوک مسجد ۔ محمد وقار الدین پرنسپل جامعہ احمدیہ سنیہ ۔ محمد شہاب الدین خطیب جعفر احمد، صدیق القادری مہتمم مدرسہ ضیاء العلوم، محمد عبدالمنعم ۔ مدرسہ عالیہ ، محمد فیض الرحمن ۔

علمائے ڈھاکہ

محمد شفیع حجۃ اللہ انصاری فرنگی محلی ۔ محمد عنایت اللہ خطیب وکٹوریہ پارک ۔ محمد وجیہ اللہ عفی عنہ ۔ محمد یحییٰ عفی خطیب ڈھاکہ

تصدیقات حضرات علماء الاعلام ہندوستان :

علمائے بدایون :

بسم اللہ الرحمن الرحیم ! اما بعد حضرت مولاناشاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری مدظلہ العالی کا جواب صواب ہے۔ اور دلائل سے مزین ہے بلاشبہ اولیائے کرام شعائر اللہ ہیں ان حضرات کی عظمت و توقیر قلوب کا تقویٰ ہے من یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب (القران) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے الطاف القدس میں تحریر فرمایا شعائر اللہ عبارت از قرآن پیغمبر کعبہ اولیا ہست و ہر چہ منسوب بخدا ۔ علامہ نورالدین رح کے جواہر العقد میں ہے علماؑ شعائر اللہ ہیں لہذا ان شعائر دین مبین کی قبروں پر غلاف ڈالنا قبب بنانا زائرین کی

نماز باجماعت کے لئے مسجدیں تعمیر کرنا حاضرین اور تلاوت کلام پاک کے لئے روشنی کرنا سب مستحسن اور موجب اجر ھیں۔ اس لئے ان امور کے کرنے کا مقصد نہ فخرومباھات ھے نہ نام ونمود بلکہ آیت اللہ کی عظمت اور زائرین کی راحت رسانی ھے۔ یہ اغراض صحیح ھیں غرض صحیح کے لئے قبر کو بلند کرنے کا جواز علامہ ابن حجر محدث کی فتح الباری کی اس عبارت سے ظاھر ھے۔ " اذا اعلی القبر لغرض صحیح لا بقصد المباھاۃ جاز، علامہ ملاعلی قاری محدث نے مرقاہ شرح مشکوۃ کے صفحہ ۳۷۰ اور علامہ طاھر محدث نے مجمع البحار جلد دویم صفحہ ۱۷۶ قبوں کی غرض صحیح لکھکر اباحت کا فتوی دیا ھے اور اسے اسلاف کبار نے نقل فرمایا ھے۔

" اباح السلف البناء علی قبور المشائخ والعلماء المشھورین لیزورھم الناس وتستریحو الجلوس فیہ ۔ (مرقاۃ) (مجمع بحار الانوار دوم میں ھے)

" قداباح السلف ان یبنی علی قبور المشائخ والعلماء المسلمین لیزورھم الناس ویستریحون بالجلوس فیہ ۔ (اسی طرح چراغاں کرنے سے زائرین کی راحت تلاوت قرآن کریم فاتحہ خوانی کی سھولت اور غلاف و ضریحات چڑھانیسے اظھار شرف صاحب قبر کا ھے۔ جو شعائر اسلامی ھے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

محمد ابراھیم سمستی پوری فریدی خادم الحدیث و صدرالمدرس مدرسہ شمس العلوم بدایون

الجواب صحیح

فقیر خواجہ نظام الدین قادری کان اللہ لہ خادم الخدام آستانہ قادریہ بدایون

فقیر محمد عبدالحمید سالم قادری مدرسہ قادریہ بدایون شریف۔

المجیب مصیب

محمد طاہر القادری عفا اللہ عنہ امام جامع مسجد شمسی۔
مولوی محلہ بدایون شریف ۔ حاجی عبدالرحیم قادری بدایونی

الجواب حسن صحیح

محبوب حسن مدرس مدرسہ شمس العلوم

الجواب صحیح

محمد عبدالغنی لطیفی صدر المدرس داتا گنج ضلع بدایون۔

الجواب حق وصواب — المجیب مثاب

سید آصف علی بدایونی — عبدالرشید غفرلہ

تصدیقات حضرات علمائے بریلی :

" الا حکام الا حکام والعلم عند ربنا العلام وصلی اللہ علی سیدنا
محمد وآلہ و صحبہ الکرام الفقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہ

محترم مولانا عبد الحامد صاحب قادری بدایونی کا جواب حق ہے
سوالات مذکورہ کے لئے جواب کافی ہے جسے زیادہ منظور ہو وہ رسالہ
اعلحضرت مجدد ملت حیات اموات فی سماع الاموات ملاحظہ کرے۔ ثنا اللہ
اعظمی صدر المدرس مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی بی جی بریلی۔

الجواب صحیح

تحسین رضا مدرس مدرسہ مظہر الاسلام بریلی

المجیب مصیب

محمد اعظم غفرلہ مدرسہ مظہر الاسلام بریلی۔

الجواب حق وصواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مبین الدین امروھوی عفی عنہ

الجواب صواب — الجواب صحیح

خواجہ مظفر حسین مظہری — محب الرضا مدرس مدرسہ مظہر الاسلام

المجیب مصیب
مظفر حسن رضوی غفرلہ
الجواب صحیح
محمد شریف الحق امجدخان رضوی دارالافتاء بریلی شریف۔
تصدیقات علمائے مرادآباد :
الجواب حق وصواب
المجیب مصیب
محمد یونس نعیمی مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد محمد اجمل قادری مفتی
ذلک کذلک
بلدہ سنبھل
محمد حسن مدرس مدرسہ عربیہ
تصدیقات حضرات علما' دہلی :
تصدیق امام اہلسنت ہندو توثیقات علمائے دہلی۔
حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری دام مجدھم کا جواب صحیح و مدلل بدلائل واضحہ ہے۔ بفحوائے حدیث پاک ''انما الاعمال بالنیات،، عمل کی صحت کا مدار نیات پر ہوتا ہے پس اس نیت سے اہل اللہ کی قبور پختہ بنانا اور ان پر چادریں ڈالنا کہ نگاہ عوام میں ان کا اعزاز و اکرام باقی رہے۔ اور لوگ ان سے فیوض حاصل کریں۔ بلاشبہ جائز ہے اور محض تزئین کی نیت سے ناجائز، نیز اسی نیت سے اور زائرین کی آسائش اور دیگر نیات مباحہ متعینہ کے ساتھ ان پر قبے بنانا بھی جائز ہے جو لوگ اس مسئلہ میں بعض احادیث اور بعض عبارات فقہیہ سے شبہ پیش کرتے ھیں ان کا میں اپنے رسالہ میں جواب دے چکاھوں، اسے ملاحظہ فرمائیں۔ رہا زیارت مقابر اولیا' اللہ پر جانا اس کے استحسان پر جملہ اہلسنت کا اتفاق ہے اس میں کسی کو کیا کلام ہوسکتا ہے۔ اور قبر پر روشنی سے اس کے ارد گرد کی روشنی ہے زائرین کے لئے اور یہ بھی جائز ہے حضرت مولانا بدایونی کے فتوے کا یہی خلاصہ ہے جس

میں اہلسنت کے لئے شبہ کی گنجائش نہیں ۔ واللہ تعالی اعلم
(امام اہلسنت) مفتی محمد مظہر اللہ عفا اللہ
ابوالحسن فاروقی سجادہ نشین شاہ ابوالخیر صاحب رح جامع مسجد
فتحپوری دھلی۔
مشرف احمد غفرلہ مفتی فتح پوری دھلی
محمد عبدالرب صدر المدرس نعمانیہ مدرسہ۔

تصدیقات علمائے راجپوتانہ مالوہ:

الجواب حق وصواب — المجیب مصیب
محمدرضوان الرحمان غفرلہ مفتی مالوہ ۔ سید عبدالحق قادری دھوراجی کاٹھیاواڑ
الجـواب صحیح — ذلک ذلک
فقیر محمد حنیف الرحمان قادری — فقیر مختار حسین القادری و چشتی
خطیب جامع مسجد شاہ پورہ — محمد ضیاالحق فریدی نظامی سیکھر
جے پور ریاست

تصدیقات علماے لکھنؤ فرنگی محل:

من اجاب فقد اصاب — المجیب مصیب الجواب صحیح
محمد شفیع الانصاری فرنگی محل — فقیر محمد صبغتہ اللہ شہید انصاری
محمد ھاشم انصاری فرنگی محل — محمد رضا انصاری فرنگی محل

تصدیقات علمائے گونڈہ:

مجھے حضرت مجیب اول کے جواب سے حرف بحرف اتفاق ہے۔
محمد دانش علی فریدی لکھیم پوری صدرالمدرس مدرسہ عربیہ تلسپور ضلع گونڈہ
صح الجواب — المجیب مصیب
عبدالنبی الھاشمی گورکھپوری — محمد احمد حسین گونڈوی مدرسہ عربیہ
الجواب حق وصواب
ابوتراب حسین قادری مفتی و مدرس مدرسہ

علمائے بنارس و الہ آباد:

المجیب مصیب

محمد شمیم اشرف خان قادری، شیخ الادب جامعہ حبیبیہ الہ آباد

الجــواب صحیح

محمد سلیمان غفرلہ مدرس جامعہ رضویہ بنارس مدنپورہ

الجــواب صحیح

محمد نعیم اللہ خان مدرس عربیہ دریا آباد ضلع الہ آباد۔

قد صح الجواب واللہ تعالی اعلم وعلمہ احکم واتم

فقیر ابوالمعالی شمس الدین احمد رضوی جونپوری خادم مدرسہ حمیدیہ بنارس
(صوفی) محمد سلیم اللہ قادری امام شاہی مسجد بنارس

الجواب حق۔

محمد باقر علیخان اشرفی صدرالمدرس جامعہ فاروقیہ بنارس

ذلک کـذلک

محمد نعمت اللہ قادری

قداجاب من اجاب

محمد عبدالعزیزخان صدر مدرس جامعہ حبیبیہ الہ آباد

الجواب صحیح والمجیب نجیح

محمد یونس نظامی قادری

الجواب صحیح

سید شاہ عزیز احمد خانقاہ حلیمیہ الہ آباد
مشتاق احمد نظامی پاسبان الہ آباد

تصدیقات علمائے کان پور:

نعم ما قال المجیب

فقیر محمد حسن عثمانی اشرفی الحنفی
خطیب جامع مسجد کان پور۔

الجواب صحیح

شاہ سید علی احمد قادری
نقشبندی

الجواب صحیح

فقیر محمد محبوب اشـرفی غفـرلہ

قد اجاب من اجاب

فقیر غلام مصطفی وارثی۔

المجیب مصیب
فقیر عبدالسمیع غفرلہ صدر المدرس مدرسہ حنفیہ قلی بازار کان پور
تصدیقات علمائے کچھوچھہ فیض آباد :

المجیب مصیب — (محدث اعظم ہند) ابوالمحامدسید محمد اشرف جیلانی

الجواب صحیح — سید مظفر حسین کچھوچوی

قد صح الجواب — سید محبوب اشرف کچھوچوی

ذلک کذلک — محمد حسین رضوی اعظمی۔

تصدیقات علمائے مبارک پور :
الجواب ہوالصواب والمجیب مصیب و مثاب
عبدالعزیز عفی عنہ صدرالمدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور۔
الجواب صحیح
عبدالمنان اعظمی دارالعلوم اشرفیہ۔
المجیب مصیب
عبدالرؤف غفرلہ مدرس مدرسہ دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور۔
تصدیقات علمائے بندیل کھنڈ :

المجیب مصیب — وجود القادری

صح الجواب — خادم العلما سید محمد احسن ربانی۔

من اجاب فقد اجاب
پیر زادہ سید مظہر ربانی غفرلہ

الجواب صحیح — حافظ سعیدالدین سجادہ نشین

ذلک کذلک — پیرزادہ سید غازی ربانی غفرلہ

الجواب صحیح — عبدالتواب صدیقی صدر المدرس جامعہ قادریہ۔

فقیر شمس الحق قادری۔

تصدیقات علمائے سی پی :

اولیائے کرام کے مزارات پر غلاف و چادریں ڈالنا قبے بنانا ان کی زیارت کے لئے جانا جائز و مستحسن ہے ۔ (محمد عبدالرشید غفرلہ مفتی جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور۔

المجیب مصیب
(مفتی اعظم) محمد برہان الحق
قادری جبل پور

من اجاب فقد اجاب
محمد عبدالجلیل النعیمی صدر
المدرس جامعہ عربیہ ناگپور۔

الجواب صحیح
غلام محمد خاں غفرلہ دارالافتاء
جامعہ عربیہ۔

صح الجواب
سید محمداشرف صدرالمدرس جامعہ
عربیہ ناگپور۔

تصدیقات علمائے مغربی بنگال :

المجیب مصیب
خادم العلماء غلام رسول القادری
صدرالمدرس فیض العلوم جمشیدپور
ٹاٹا نگر۔

الجواب حق و صواب
محمد حسین خطیب ٹاٹا نگر۔

فقیر شمس الھدے قادری۔

کلکتہ :

الجواب صحیح
محمد مظفرالدین غفرلہ کولو ٹولہ اسٹریٹ

ذلک کذلک
محمد انصار حسین خطیب۔

الجواب صواب
محمد عبدالرحیم

الجواب صحیح
محمد رمضان حسین قادری۔

تصدیقات علمائے بمبئی :

اللہ تعالی مجیب محترم کو اجر دے مسائل کو واضح سے واضح الفاظ میں پیش فرمایا

المجیب مصیب

فقیر محمد عاصم اشرفی ناظم   حکیم شمس الاسلام۔
تبلیغ سیرت مدنپورہ

صح الجــواب   فقیر بدرالدجی القاری خطیب مسجد
ابوالضیا قادری خطیب ۔

تصدیقات علمائے مدراس و حیدآباد دکن :
حضرت علامہ بدایونی کا جواب حق و ثواب ہے۔

فقیر محمد خلیل الرحمن غفرلہ المنان ۔

حضرت مولانا بدایونی کا مرتب کردہ فتوائے صحیح ہے جس پر علما و مشائخ اہلسنت کا دیرینہ عمل ہے۔ بلاشبہ حضرات صحابہ واہلسنت و علما و مشائخ کی قبور شریفہ کو پختہ کرنا چاھئے۔ ان کے قبب و قبورکو نمایاں کیا جائے۔ جس قدر مسائل کو مولانا بدایونی نے پیش فرمایا وہ حق ھیں۔   (بادشاہ حسینی)

المجیب مصیب
محمد حسین جیلانی گلبرکہ شریف

تصدیقات علمائے مدراس :

المجیب مصیب	الجواب صحیح	صح الجواب
فقیر محمد خلیل الرحمن	عبدالرحیم القادری	عبدالمتین قادری

آخری گــذارش :

فتوے کے بہت سے دستخط اس وقت ھندوستان سے آئے جب کہ فتوائے پریس میں طبع ہو چکا تھا اس لئے ہم معافی خواہ ھیں کہ وہ دستخط شامل فتوے نہ ہوسکے۔

پاک و ھند، قدس، دمشق، شام، مصر، عراق، و ایران کے ہزارہا علما و مشائخ نے ان فتاوے کی تصدیقات فرمائی ھیں۔

پورے عالم اسلامی کے مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ جلالۃ الملک المعظم السعود، حضرات صحابہ کرام، حضرات اہلبیت رضوان اللہ علیھم اجمعین اور حضرات صلحا واتقیاء کے ان مزارات کو جو جنت المعلی، جنت البقیع اور احدشریف میں منہدم کئے گئے براہ کرم دوبارہ بنوائیں۔ ہر مزار پر ایک کتبہ لگایا جائے تاکہ ہر زائر اسے پڑھ کر اطمینان و سکون سے ایصال ثواب کرسکے۔ مزارات شریفہ پر پولیس کا پھرا ختم کیا جائے تاکہ اپنے اپنے مذھبی معتقدات کے مطابق لوگ ایصال ثواب کرسکیں۔ اگر شہنشاہ سعود اپنے صرفہ سے یہ قبور شریفہ تیار نہیں کراسکتے تو پاک و ھند اور عالم اسلامی کو اجازت دیں کہ وہ تیار کرائیں، مسلمانوں کے معتقدات و مسائل میں دخل دینے کا حق کسی سلطنت کو نہیں ہے۔ حرمین الشریفین کی حاضری میں ہر طبقہ اپنے معتقدات کے مطابق معمولات ادا کرنے کا مجاز ہے۔

اسی طرح عالم اسلامی کے مسلمان یہ چاہتے ھیں کہ گنبد خضریٰ کے وہ بوسیدہ پردے جو سالھا سال سے لٹک کر پارہ پارہ ھوچکے ھیں انہیں اتار کر مصر سے آئے ھوئے نئے پردے لگائے جائیں۔

حرمین الشریفین میں جو تقاریر طبقہ' اھلسنت کے خلاف کی جاتی ھیں انہیں روکا جائے، ہر طبقہ خیال کو اس کا حق دیا جائے کہ وہ حاضری حرمین الشریفین کے مواقع پر حسن اخلاق کے ساتھ مواعظ شریفہ جاری رکھے اور مسائل دینی کی تبلیغ کرسکے۔ حج کے موقعہ پر خصوصیت کے ساتھ ایسی تقاریر کا ھونا جن سے جذبات میں اشتعال پیدا ھو فوراً بند ھونا چاھئیں۔ اگر جلالۃ الملک السعود المحترم اس واضح مسئلہ کا بغور مطالعہ فرمائیں تو ھمیں امید ھے کہ ان کی مسالم طبیعت و مزاج ھمارے مخلصانہ مشوروں کو قبول فرما کر قبروں قبونکی تعمیر کا حکم صادر فرمائینگے تاکہ پاک و ھند اور عالم اسلام

کے جذبات و خیالات میں سکون پیدا ہو اور تمام مسلمان دعائیں کریں۔

جس طرح جلالۃ الملک المعظم نے اب سے ۲ سال قبل تعمیر مسجد نبوی کے سلسلے میں مرکزی جمعیت علمائے پاکستان کے وفد کی ملاقات میں پاک و ہند کے جذبات سماعت فرما کر احکام دیدئے تھے کہ نہ تو گنبد خضرائے مقدسہ حکومت سعودیہ منہدم کرانا چاہتی ہے اور نہ تبرکات شریفہ میں کوئی تغیر وتبدل کیا جاسکتا ہے۔ شہنشاہ معظم کے اس حکم عالی کے بعد پاک و ہند اور عالم اسلامی کے مسلمانوں کے جذبات میں سکون پیدا ہوگیا اور آج تک دنیائے اسلامی جلالۃ الملک المعظم کو دعائیں دیتی ہے۔ ہمیں یہ بھی علم ہے کہ جلالۃ الملک المعظم عالم اسلامی کے جذبات و عقائد کی قدر و عزت فرماتے ہوئے ایسا کوئی اقدام نہیں فرمانا چاہتے جس سے وہ رنجیدہ ہوں۔

پس ان حالات کا اقتضا ہے اگر جلالۃ الملک المعظم حضرات صحابہ کرام و حضرات اہلبیت اطہار کے قبور کو از سرنو تعمیر کرادیں اور طبقۂ اہلسنت کو جو دنیائے اسلام میں بھاری اکثریت رکھتا ہے اس کے دل کی گہرائیوں میں تعمیر قبب و قبور اور اہلسنت کے معمولات کی ادائیگی میں رخصت و آزادی کا دیا جانا یہ ایک ایسا مبارک اقدام ہوگا جسے دنیائے اسلامی کسی وقت بھی فراموش نہ کرسکے گی۔ پھر یہ بات قابل غور ہے کہ ہر متمدن ملک اپنے تاریخی آثار اور یادگاروں کی حفاظت کرنا اپنے لئے ضروری سمجھتا ہے اس کے لئے آثار محکمۂ قدیمہ کے مستقل شعبے حکومتوں میں قائم ہیں اگر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے نسبت رکھنے والے آثار بطور تاریخ محفوظ رکھے جاسکتے ہیں تو تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ

والسلام اور حضرات صحابہ کرام و حضرات اہلبیت اطہار کے قبب و قبور عالم اسلامی میں محفوظ رکھے گئے ہیں ۔ تاکہ اس طرح ہمارے شاہیر کی یاد اور عظمت باقی رہے اور ان کی قبور سے لوگ استفادۂ روحانی کرتے رہیں۔ اگر قبب بنے ہوں گے تو وہاں زائرین سکون و طمانیت کے ساتھ بیٹھکر تلاوت کلام پاک کریں گے اس طرح اہل قبور کی ارواح شریفہ کو ایصال ثواب ہوتا رہے گا۔

تعمیر قبب و قبور میں بہت سی مصالح شرعیہ پوشیدہ ہیں جن پر شرک کے نظریہ سے ہٹ کر ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں امید واثق ہے کہ جلالۃ الملک المعظم جو اپنی فراست تدبر و فہم اخلاق، عالمگیر اتحاد کے قائل و عامل ہیں فتوے کے مسائل اور ہمارے معروضات پر توجہات خصوصی مبذول فرمائیں گے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ جلالۃ الملک المعظم با اختیار حیثیت رکھتے ہیں اگر وہ کسی چیز کو کرانا چاہیں تو علما اور غیر علما کی مجال نہیں کہ وہ کوئی غلط اقدام فرامین شاہی کے بعد کرسکیں ۔ اس بارے میں اگر جلالۃ الملک المعظم نے صحیح اقدام فرمالیا تو عرصہ دراز کی کشمکش دور ہوجائے گی اور اختلافات ختم ہوجائیں گے ۔ ہم نے یہ معروضات بربنائے اخلاص پیش کئے ہیں۔ امید و یقین ہے کہ ان پر جلد غور فرما کر اقدامات فرمائے جائینگے ۔

آزاد بن حیدر ایم اے

ناظم نشر و اشاعت مرکزی انجمن تبلیغ الاسلام
نمبر ۲۱۴ پیر کالونی کراچی.

مطبوعہ فیروز سنز، کراچی

مرکزی دارالتصانیف کی تالیفات

نظام عمل — مصنفہ مجاہد ملت حضرت علامہ شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری بدایونی مدظلہ‌عالی صفحات ۲۸۷ کتابت طباعت بہترین ۔ اس کتاب میں پیدائش سے لیکر موت تک کے ضروری مسائل و احکام عقلی و نقلی حیثیت سے پیش کئے گئے ہیں ۔ قیمت علاوہ محصول و ڈاک (قیمت ۸-۳) ۔

تصحیح العقائد — مولفہ حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عبدالحامد صا ب قادری بدایونی مدظلہ عالی ۔ صفحات ۱۵۰ طباعت کتابت بہترین اعتقادیات و مذہبیات کے ضروری عنوانات آیات و احادیث کی روشنی میں مفصل بحث ۔ قیمت ۲ ۔ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ۔

تبلیغی کتابچے — مرکزی انجمن تبلیغ الاسلام کی طرف سے مختلف اہم عنوانات پر نہایت مفید مذہبی اخلاقی اصلاحی تبلیغی کتابچے ۔ (قیمت ۸ آنے) ۔

سفرنامہ چین — حضرت علامہ بدایونی کا سفرنامہ چین اردو انگریزی ۔ (قیمت ۳ روپیے) ۔

سفرنامہ بلاد یورپ و عالم اسلامی ۔ — حضرت علامہ بدایونی کا سفرنامہ بلاد یورپ انگریزی و اردو قیمت ہر دو جلد (۶ روپیے) ۔

ملنے کا پتہ

ناظم دارالتصانیف ۔ نمبر ۳/۲۱۴، پیر کالونی کراچی